Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

تبلیغ ۱۳۵۱ھ ش
فروری ۱۹۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر کی وفات

تشحیذ کا پرچہ لکھا جا چکا تھا کہ عید الاضحیہ کے روز ہمارے ایک بزرگ محترم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر جو ایک لمبا عرصہ تک روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر رہے کی وفات کی اطلاع ملی۔

تنویر صاحب مرحوم جنوری ۱۹۴۰ء میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ مرحوم اکتوبر ۱۹۴۶ء میں اخبار الفضل کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور مئی ۱۹۷۱ء تک یہ خدمت بجا لاتے رہے۔

آپ ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں چھپتا تھا۔ آپ کی ابتدائی دینی نظموں کا ایک مجموعہ "صور اسرافیل" کے نام سے چھپ بھی چکا ہے۔

آپ نے اپنے قبولِ احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز حالات بھی لکھے ہیں جو اخبار الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء کے پرچے میں شائع ہوئے۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "تاریخ احمدیت" جلد نہم میں بھی آپ کے یہ حالات مختصر طور پر آپ ہی کے قلم سے شائع کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تنویر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

ادارہ تشحیذ محترم تنویر صاحب کی وفات پر ان کے عزیز اور رشتہ داروں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	تبلیغ ۱۳۵۱ھ ش	فروری ۱۹۷۲ء	شمارہ ۲

:- ایڈیٹر -:

محمد شفیق قیصر

:- معاون -:

منیر الدین شمس

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ٭ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

پیارے نونہالو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(۱) تشحیذی بچّوں کی طرف سے ہمیں اِس امر کے خطوط مِل رہے ہیں کہ رسالہ کے صفحات بڑھائے جائیں اور دماغ لڑاؤ۔ لطائف۔ سوال و جواب اور دیگر مستقل کالم شروع کئے جائیں۔ ادارہ کو بچّوں کی اِس خواہش کا بہت خیال ہے۔ جب بھی کاغذ کی نایابی کا مسئلہ ختم ہوا انشاء اللہ ہم نئے سرے سے تمام مستقل کالم شروع کر دیں گے اور صفحات بھی بڑھا دیں گے۔ ہم بچّوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کثرت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مُلک کو اِس وقت جو مشکلات درپیش ہیں اپنے فضل سے انہیں حل کرنے کے سامان پیدا فرما دے۔

(۲) فروری کا مہینہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیّت کا مہینہ ہے کیونکہ اِس مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو آج سے چھیاسی سال قبل ۱۸۸۶ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود نے مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی جو بڑی شان سے پُوری ہوئی۔ آپ سب بچّوں کو چاہیئے کہ اس پیشگوئی کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بچّوں کو ایک نظم میں چند نصائح کی ہیں جو صفحہ ۱۳ پر شائع کی جا رہی ہے۔ امید ہے سب احمدی بچّے ان نصائح پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ آپ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی خواہش کے مطابق صحیح معنوں میں احمدی بنیں اور مُلک و مِلّت کی خدمت کرنے والے ہوں۔

بھائی جان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

غریبوں کے ساتھ ہمدردی

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر ایک کے لئے ہی رحمت تھا۔ آج ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ہمدردی اور شفقت کا ذکر کریں گے جو آپؐ غریبوں کے ساتھ رکھتے تھے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اللہ تعالےٰ کے حضور یہ دعا فرمایا کرتے تھے

"اے خدا مجھے غریب و مسکین زندہ رکھ۔ غریب و مسکین اُٹھا اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ہی میرا حشر کر۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے پوچھا، یا رسول اللہ آپؐ یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِس لئے کہ یہ یعنی غریب و مسکین لوگ مالداروں سے پہلے جنّت میں جائیں گے" پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "اے عائشہ کسی غریب و مسکین شخص کو اپنے دروازے سے نامُراد نہ لوٹاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت سعد رضی اللہ عنہ فخر کا اظہار کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو غریبوں سے بالاتر سمجھتے تھے لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی چنانچہ ایک مرتبہ حضورؐ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "کہ تمہیں جو کامیابی اور مال و دولت حاصل ہوئی ہے یہ سب انہی غریبوں کی وجہ سے ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں مسجدِ نبویؐ میں بیٹھا ہوا تھا اور غریب اور مہاجرین کی ایک جماعت بھی مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسی دوران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ان غریب اور مہاجرین کی جماعت کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے۔ یہ دیکھ کر میں بھی اپنی جگہ سے اُٹھا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا "یہ فقیر مہاجر مال داروں سے بہت پہلے جنّت میں داخل ہوں گے"۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کی یہ بات سُن کر ان غریب و مسکین لوگوں کے چہرے خوشی کے ساتھ چمک اُٹھے اور میرے دل میں یہ حسرت تھی کہ کاش میں بھی اِن لوگوں میں سے ہوتا۔

ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اسی دوران ایک شخص وہاں سے گزرا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرینِ مجلس میں سے ایک شخص سے جو حضورؐ کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا پوچھا "اس گزرنے والے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے"۔ اس شخص نے جواب دیا کہ یہ ایک امیر آدمی ہے اور یہ اگر کسی کی سفارش کرے تو اسے قبول کیا جائیگا یہ سُنکر حضورؐ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اَور شخص اسی راستہ سے گزرا۔ اسکی نسبت بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی سوال کیا کہ "اِس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے"۔ اس نے جواب دیا یا رسول اللہ یہ مہاجر ہے اور غریب، و نادار ہے۔ نہ اسے کوئی رشتہ مِل سکتا ہے اور نہ اس کی سفارش کا کوئی اثر ہوگا اور نہ ہی کوئی اس غریب و نادار کی بات کو کوئی اہمیّت دے گا۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمام دنیا میں اُس امیر جیسے آدمی ہوں تو اُن سے یہ ایک غریب شخص بہتر ہے۔

ایک مرتبہ چند غریب مسلمان حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کیا رسول اللہ امیر اور دولت والے لوگ ہم سے اگلے جہان میں بھی بڑھ جائیں گے۔ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں وہ بھی نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ لیکن مال دار ہونے کی وجہ سے صدقہ و خیرات کے ذریعہ جو ثواب وہ حاصل کر لیتے ہیں اُس سے ہم غریب لوگ محروم ہو جاتے ہیں۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جس پر عمل کر کے تم بھی ان کے برابر ہو جاؤ"۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہؐ ضرور ارشاد فرمائیں۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ کچھ دن کے بعد یہ لوگ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ! ہمارے دولت مند بھائی بھی حضورؐ کے اس فرمان پر عمل کر رہے ہیں" اس پر حضورؐ نے فرمایا "یہ خدا کا فضل ہے جس کو وہ چاہے دے"۔

(منصورہ شفیق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کا عقیدہ

پیارے بچّو! آپ سب ہی کلمہ طیّبہ پڑھتے ہیں اور آپ میں سے شاید ہی کوئی بچّہ ہو جسے یہ پیارا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ آتا ہو۔

اِس مختصر سے جُملہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسُول ہیں۔

یہ کتنا پیارا اور سچّا کلمہ ہے۔ اِس میں کتنی سچّی اور سیدھی بات اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دی ہے جس خدا نے ہمیں پیدا کیا اور جس خدا نے ہماری زندگی کے لئے طرح طرح کی نعمتیں اِس دُنیا میں پیدا کیں، ہاں! ہاں!! وہی اللہ جو ہمیں پیدا کرتا ہے اور جس کے حضور مَر کر ہم سب نے ایک دن حاضر ہونا ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں اِس دُنیا اور اگلے جہان کی ہر چیز ہے اُس اللہ کو ہم سب اپنی ذات میں ایک، مانتے ہیں اور اسی اللہ کے حکموں اور اس کی رضا کے مطابق ہم نے زندگی بسر کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے اور اسی پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

اِس سیدھے، صاف اور سچّے عقیدے کو سمجھانے اور بتلانے اور دُنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اپنے بعض خاص بندوں کو بھیجا جنہیں نبی اور رسُول کہا جاتا ہے جو خدا کے حکم سے دُنیا میں آکر اس عقیدہ کو لوگوں سے منواتے ہیں۔ آپ میں سے بعض یقیناً یہ سوچیں گے کہ خدا کو ایک ماننا اور اسی کو اپنا پیدا کرنے والا اور وفات دینے والا اور دُنیا و آخرت کی نعمتوں کا مالک یقین کرنا، بہت ہی سچّی، صاف اور سیدھی بات ہے اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے اور اس قسم کی سیدھی سادھی باتوں کو سمجھنے اور دُنیا میں پھیلانے میں کوئی مشکل نہیں؟ لیکن آپ کو یہ سُن کر حیرانی ہوگی کہ دُنیا کے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں نے یہ صاف، سیدھی اور سچّی بات ماننے سے انکار کر دیا اور صرف انکار پر ہی بس نہیں کی بلکہ اس سیدھی اور سچّی بات کے سمجھانے والوں کی ہنسی اُڑائی، ان کو طرح طرح کے دُکھ اور تکلیفیں پہنچائیں، ان کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا، ان کے وطن سے بے وطن کر دیا گیا، طرح طرح کی مشکلات ان کے راستوں میں پیدا کی گئیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں انہیں مُبتلا کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا یہاں تک کہ موقع ملنے پر ان کو قتل کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔

اللہ تعالیٰ کے ان ناسمجھ بندوں پر ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ان کی حالت پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ یٰسین میں فرماتا ہے :-

یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔

یعنی ان بندوں پر افسوس ہے کہ کوئی رسول ایسا نہیں جس سے انہوں نے تمسخر و ٹھٹھا نہیں کیا۔

یہ لوگ اپنے غرور کے نشہ میں مست رہے اور جب کبھی بھی خدا تعالیٰ کے نبیوں نے انہیں خدا کی وحدانیت پر ایمان لانے کے لئے کہا۔ یہ ہمیشہ لاپرواہی اور تکبّر کے ساتھ خدا کے نبیوں کی دعوت کا انکار کرتے رہے۔ ان کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورہ الصفّٰت میں فرماتا ہے :-

اِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ۔

یعنی وہ لوگ ایسے تھے کہ جب انہیں یہ کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی عبادت کے لائق نہیں تو وہ غرور و تکبّر کرتے۔

دُنیا میں ہزاروں نبی آئے اور سب نبیوں نے اِس پیارے کلمہ کے پھیلانے، سمجھانے اور پھیلانے میں طرح طرح کی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کیں۔ ان تمام انبیاء کا ذکر نام لے کر تو قرآن کریم میں نہیں ہے تھوڑے سے نبیوں کا ذکر قرآن مجید میں نام کے ساتھ آتا ہے اور اس ذکر کو اِس مختصر سے مضمون میں بیان کرنا بھی ممکن نہیں تاہم آئندہ قسطوں میں ان مقدّس لوگوں میں سے چند انبیاء کا مختصر ذکر آپ کے لئے لکھیں گے تاکہ آپ اندازہ کر سکیں کہ اس پیارے کلمہ کو پھیلانے میں اللہ تعالیٰ کے پاک اور پیارے نبیوں نے کیسی کیسی تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔

(محمد شفیق قیصر)

علماء کی قدر دانی

سلطان سکندر لودھی جو دہلی کا بادشاہ تھا جسکی وفات ۱۳۱۷ء میں ہوئی اہلِ علم کا بڑا قدر دان تھا۔ اسکے عہد میں مولانا عبداللہ سلطان پوری اپنے زمانے کے بڑے عالم تھے اور سلطان سکندر لودھی کے دربار سے وابستہ تھے ایک مرتبہ مولانا سلطان سکندر لودھی کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک مست ہاتھی آتا دکھائی دیا۔ سلطان سکندر لودھی نے اپنے آپ کو آگے اور مولانا کو پیچھے کر دیا۔ اس پر مولانا نے کہا کہ ہاتھی کے نقصان پہنچانے سے کہیں تخت و تاج ایک بادشاہ سے محروم نہ ہو جائے۔ سلطان نے جواب دیا میری جگہ پر تخت و تاج کو تو ایک بادشاہ مل جائے گا لیکن عبداللہ سلطان پوری جیسا عالمِ دین ہندوستان میں پھر کوئی اور نہ پیدا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا کام بلا ناغہ کرو

(م۔ش۔ قیصر)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا (جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں) فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ بغیر کسی ناغے کے کیا جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

تشریح:۔ پیارے بچو! اِس مختصر سی حدیث میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے ایک بہت ہی قیمتی نصیحت بیان فرمائی ہے۔ وہ لوگ جو غیر مستقل مزاجی سے کام کرتے ہیں ان کو کامیابی نہیں ہوتی۔ اس حدیث میں ہمیں اس حقیقت کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان ثابت قدمی سے کوئی کام برابر کرتا رہے تو وہ کام خواہ تھوڑا تھوڑا ہی ہر روز کیوں نہ کیا جائے، آخر ایک دن وہ کام پُورا اور مکمل ہو جاتا ہے۔

مثلاً اپنے تعلیمی دَور کو ہی لے لیں اگر آپ ہر روز باقاعدگی سے روز کا سبق روز یاد کریں گے تو سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اعلےٰ کامیابی حاصل کریں گے لیکن اگر آپ نے سارا سال تو پڑھائی نہ کی اور امتحان کے وقت کتابیں لے کر بیٹھ گئے تو اس صورت میں کامیابی ممکن نہیں۔

پس اِس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم جو بھی کام کریں وہ پابندی اور استقلال کے ساتھ کریں۔ اگر ہم اپنے کاموں میں پابندی اور استقلال کو اختیار نہ کریں گے تو اس صورت میں ہم اس کام کا پُورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

دانہ دانہ بہم شود انبار ❊ قطرہ قطرہ بہم شود دریا

یعنی ایک ایک دانہ اکٹھا کیا جائے تو دانوں کا ایک ڈھیر ہو جاتا ہے اسی طرح قطرہ قطرہ مِل کر دریا بن جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک رُوسی بادشاہ کا واقعہ

ٹالسٹائے روس کا ایک مشہور مصنّف گزرا ہے جو لینن اور مارکس وغیرہ کے بعد ان چوٹی کے لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بالشویزم کی اشاعت میں سب سے بڑا حصّہ لیا ہے، اب بھی دُنیا کی اکثر زبانوں میں اسکی تصانیف کے تراجم پائے جاتے ہیں۔ اس شخص کا ایک دادا سات آٹھ پشت پہلے پیٹر بادشاہ کے زمانہ میں اس کا دربان ہُوا کرتا تھا۔ ایک دن بادشاہ کو کوئی ضروری کام تھا اور وہ اپنی قوم کی بہتری کے لئے کوئی سکیم سوچ رہا تھا۔ اس نے ٹالسٹائے کو حکم دیا کہ آج کسی شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اگر کوئی شخص اندر آئے گا تو میرا دماغ مشوش ہو جائے گا اور میں سکیم کو پوری طرح تیار نہیں کر سکوں گا۔ وہ ٹالسٹائے کو تاکید کر کے اپنے کمرے میں آ گیا مگر بدقسمتی سے اسی وقت ایک شہزادہ آیا اور اس نے اندر داخل ہونا چاہا۔ ٹالسٹائے نے اپنے ہاتھ اس کے دروازے کے آگے پھیلا دیئے اور کہا آپ اندر نہیں جا سکتے۔ بادشاہ کا حکم ہے کہ کسی شخص کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ اس وقت تک روس کا قانون ابھی منظّم نہیں ہُوا تھا اور لارڈوں، نوابوں اور شاہی خاندان والوں کے بڑے حقوق سمجھے جاتے تھے۔ اس دستور کے مطابق شہزادہ کو قلعہ کے اندر داخل ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا بلکہ ان سے اُتر کر بعض اَور لوگوں کے لئے بھی یہی دستور تھا۔

جب دربان نے شہزادہ کو روکا تو وہ کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ مَیں کون ہوں اس نے کہا کہ مَیں خوب جانتا ہوں آپ فلاں گرینڈ ڈیوک ہیں۔ اس نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھ کو ہر وقت اندر جانے کی اجازت ہے۔ دربان نے جواب دیا مَیں خوب جانتا ہوں۔ یہ سُن کر وہ پھر آگے بڑھا اور اندر داخل ہونے لگا۔ دربان نے پھر اسے روکا اور کہا حضور بادشاہ سلامت کا حکم ہے کہ آج کسی شخص کو اندر نہ آنے دیا جائے اسے سخت غُصّہ آیا اس نے کوڑا اُٹھایا اور دربان کو مارنا شروع کیا۔ کچھ دیر مارنے کے بعد اس نے سمجھا کہ اَب اسے ہوش آ گیا ہو گا۔ وہ پھر اندر داخل ہونے لگا مگر ٹالسٹائے پھر راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضور بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہو۔ شہزادہ نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا وہ سر جُھکا کر مار کھاتا رہا۔ مگر جب تیسری بار شہزادہ اندر داخل ہونے لگا تو پھر اس نے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندر جانے کی اجازت نہیں بادشاہ نے منع کیا ہوا ہے۔ شہزادہ نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب پہلی دفعہ شہزادہ نے دربان کو مارا تو شور کی آواز بادشاہ کے کان تک پہنچ گئی اور اس نے بالاخانہ کی کھڑکی سے یہ نظارہ دیکھنا شروع کر دیا۔ جب تیسری دفعہ شہزادہ اسے مار رہا تھا تو بادشاہ نے اسے آواز دی کہ ٹالسٹائے اِدھر آؤ، ٹالسٹائے اندر گیا اور اس کے ساتھ شہزادہ بھی بڑے غصّے کی حالت میں بادشاہ کے پاس پہنچا اور اس نے کہا آج دربان نے میری سخت ہتک کی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا ہوا۔ شہزادہ نے کہا مَیں اندر آنا چاہتا تھا مگر ٹالسٹائے مجھے اندر نہیں آنے دیتا تھا۔ بادشاہ نے ایسی شکل بنا کر کہ گویا اس واقعہ کا اسے کوئی علم نہیں، کہا ٹالسٹائے تم نے شہزادے کو اندر داخل ہونے سے کیوں روکا۔ اس نے کہا حضور آپ کا حکم تھا کہ آج کسی شخص کو اندر داخل نہ ہونے دیا جائے۔ بادشاہ نے شہزادے کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا اس نے تم کو بتایا تھا کہ مَیں نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی شخص کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ اس نے کہا بتایا تو تھا مگر شہزادہ کو کوئی دربان روک نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا مَیں جانتا ہوں کہ شہزادہ کو کوئی روک نہیں سکتا مگر بادشاہ روک سکتا ہے تم نے شہزادہ ہو کر قانون کی بے حُرمتی کی ہے اور اسنے دربان ہو کر قانون کی عظمت کو سمجھا اور پھر باوجود اس کے کہ اس نے تمہیں بتا دیا تھا کہ یہ حکم میرا ہے پھر بھی تم نے اسے مارا۔ اب اس کی سزا یہ ہے کہ تم اس دربان کے ہاتھوں اسی طرح مار کھاؤ جس طرح تم نے اسے مارا ہے۔ اس کے بعد اس نے ٹالسٹائے کو کہا ٹالسٹائے اُٹھو اور اس شہزادے کو مارو۔ رُوسی قانون کے مطابق کِسی فوجی کو کوئی غیر فوجی نہیں مار سکتا شہزادہ نے کہا مَیں فوجی ہوں اور یہ ٹالسٹائے سویلین ہے یہ مجھے مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا کیپٹن ٹالسٹائے مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ تم شہزادہ کو مارو۔ اس نے مارنے کے لئے کوڑا اُٹھایا تو شہزادہ نے کہا مَیں زارِ روس کا جرنیل ہوں اور جرنیل کو کوئی غیر جرنیل نہیں مار سکتا۔ بادشاہ نے کہا جنرل ٹالسٹائے مَیں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم شہزادہ کو مارو۔ اس پر شہزادہ نے پھر رُوسی کانسٹی ٹیوشن کا حوالہ دے کر کہا کہ کسی نواب کو کوئی غیر نواب نہیں مار سکتا۔ بادشاہ نے کہا اچھا کاؤنٹ ٹالسٹائے اُٹھو اور شہزادہ کو مارو۔ گویا دربان سے اسی وقت اس نے اسے کاؤنٹ بنا دیا اور شہزادہ کو اس کے ہاتھوں سزا دلوائی ؛ (مشعلِ راہ)

(مرسلہ:۔ مظفر احمد طاہر
نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر)

بقیہ صـ۱۸

دن گزار رہے ہیں۔

خالد کبھی امّی سے ہنستے ہنستے کہتا ہے کہ امّی اس بڑھیا کو بُلا لاؤں اور پھر کہتا ہے کہ ماں دیکھی "دعا کی تاثیر"۔

⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑیگا سب بار

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

پیارے بچّو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ شعر کِس بزرگ ہستی کا ہے؟ جہاں تک میرا خیال ہے سب بچّے ضرور یہ جانتے ہوں گے کہ یہ شعر کِس بزرگ ہستی کا ہے۔ ہاں — اگر کسی کو نہیں معلوم تو آؤ مَیں بتلاتا ہوں کہ یہ شعر کن کا ہے۔

پیارے بچّو! یہ شعر جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کے عظیم فرزند اور ہمارے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی نظم "نونہالانِ جماعت سے خطاب" جس کا پہلا شعر

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

کا تیسرا شعر ہے۔ آپ نے تو یہ شعر پڑھ ہی لیا ہے مگر آپ میں سے بعض بچّے یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر آپ کا یہ شعر کہنے کا کیا مقصد ہے۔ آپ اس چیز کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ آپ کا ذہن ابھی اتنا نہیں کہ آپ بآسانی ہر چیز کو سمجھ سکیں۔ میرے اتنا کہنے پر آپ کے دماغ میں یہ خواہش فوراً پیدا ہو گی کہ اگر ہمارا ذہن اتنا نہیں تو کم از کم آپ ہی سمجھا دیں۔ — ہاں ہاں کیوں نہیں یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کو بتائیں کہ فلاں چیز کا یہ مطلب ہے اور فلاں کا یہ۔ اچھا تو آیئے مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ حضورؓ نے کِس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ شعر کہا ؎

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

حضور آپ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں میرے پیارے بچّو غور سے سُن لو احمدیت کا مستقبل تم سے وابستہ ہے۔ جماعت کا جو بوجھ آج ہم اُٹھائے ہوئے ہیں کل کو اسے تم نے اُٹھانا ہے۔

اے احمدیت کے ننھّے مُنّے ہونہارو! آج تمہارے باپ دادا غیر ممالک میں تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں کل کو تم نے ان کی جگہ جانا ہے اِس لئے بہتر ہے کہ تم ابھی سے اس بوجھ کو اُٹھانے کی فکر میں لگ جاؤ تاکہ آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو۔

(باقی صـ۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک طفل کا واقعہ

میرے اطفال بھائیو ۲۵/۱۲/۷۰ کو لاہور سے ہم ربوہ پہنچ گئے تھے۔ جمعہ کی نماز ہم نے حضور کے پیچھے پڑھی۔ رات کو مَیں نے اپنے چھوٹے بھائی محمد شعیب سے مشورہ کیا کہ کل ۲۶/۱۲/۷۰ کو ہماری حضرت صاحب سے ملاقات ہے امّی جان اور ابّا جان سے اگر ایک ایک روپیہ مل جائے تو ملاقات کرتے وقت ہم حضرت صاحب کی خدمت میں نذرانہ پیش کریں اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش کو پورا کر دیا یعنی ابّا جان نے ایک ایک روپیہ ہم کو دے دیا۔ ۲۶ تاریخ کو ہم قصرِ خلافت میں چلے گئے اور قطار میں کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ہماری باری آگئی۔ مَیں نے حضور کی خدمت میں السّلام علیکم کے ساتھ نذرانہ پیش کیا اور عرض کی کہ حضور مَیں نے آپ کے فرمان کے مطابق قرآن کریم کی پہلی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں آپ میرے لئے دعا فرماویں۔ میرے چھوٹے بھائی نے بھی سلام کیا اور نذرانہ پیش کیا ساتھ ہی اُسنے کہا کہ حضور مَیں نے اطفال کا عہد یاد کیا ہے میرے لئے بھی دعا فرماویں۔ حضور نے خوش ہو کر ہمارے لئے دعا فرمائی اور دعاؤں میں یاد رکھنے کا وعدہ فرمایا

پیارے بھائیو آپ بھی حضور کی خواہش کے مطابق قرآن کریم کی پہلی سترہ آیات حفظ کر کے اور ان کا ترجمہ بھی یاد کر کے حضرت صاحب کی دعاؤں کے حقدار بنیں نیز حضرت صاحب کی دعاؤں سے پیدا ہونے والی برکات کے وارث بنیں۔

(محمد داؤد خاں۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

بقیہ صفحہ ۱۰

تو پیارے بچّو! اِس شعر میں ہمیں یہ نصیحت بھی کی گئی ہے کہ ہمیں کام سے جی نہیں چُرانا چاہیئے اور بڑے جو کام کہیں اسے دِل و جان سے کرنا چاہیئے تاکہ وہ ہم سے خوش ہوں۔ تو پیارے بچّو! جماعت کے امام جماعت میں باپ کی حیثیت رکھتے ہیں اِس لئے ہمارے باپ نے یہ حکم دیا مستقبل میں جماعتِ احمدیہ کے کاموں کا بوجھ تم کو اُٹھانا ہے اس لئے اس بوجھ کو اٹھانے کیلئے ابھی سے تیار ہو جاؤ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حکم کی تعمیل کے لئے بغیر کسی روک ٹوک کے مصروف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایم۔ اے۔ قمر گنج مغل پورہ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظلوم کی پکار

نیک محمد۔ (ربوہ)

پیارے بچو! چند سال گزرے ایک گاؤں میں ایک ظالم تھانیدار رہا کرتا تھا۔ غریب اور سادہ لوح دیہاتیوں کا مال کھانا، اُن پر جھوٹے مقدمے بنا کر انکی بے عزتی اور ذلیل کرنا اس کا شیوہ تھا۔ اس ظالم تھانیدار کے تین بیٹے بھی تھے جو باپ کے نقشِ قدم پر چل رہے تھے۔ انہوں نے دیہاتیوں کی زندگیاں اجیرن کر رکھی تھیں کبھی کسی کے چوری کروا دیتے۔ کبھی ذاتی رنجش کی بناء پر کسی کو قتل کروا دیتے اور کبھی دن دھاڑے دیہاتیوں کے جانور کھول کر لے جاتے۔ تھانے میں رپٹ درج ہوتی۔ لیکن بھلا جس گھر کا چوکیدار ہی بدنیّت ہو جائے اس گھر کو لٹنے سے کون بچا سکتا ہے۔ وہاں پر بھی کچھ شنوائی نہ ہوتی۔ اُلٹا بے گناہ دیہاتیوں کو پکڑ کر حوالات میں ٹھونس دیا جاتا اور ان پر اس قدر سختی کی جاتی کہ ان کی زبانیں ایسے الزام کو جو سراسر جھوٹا اور غلط ہوتا تھا اسے بھی قبول کر لیتیں اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ "ہاں ہم نے چوری کی" (حالانکہ چور خود اس کے اپنے بیٹے ہوتے تھے)۔

دن آہستہ آہستہ گزرتے جا رہے تھے اور تھانیدار کے مظالم بڑھتے جا رہے تھے۔ بشارت نامی ایک اچھے کھاتے پیتے دیہاتی کے پاس بیلوں کا ایک بہت ہی خوبصورت جوڑا تھا۔ تھانیدار کے بیٹوں کی نظر ان بیلوں پر پڑ گئی۔ رات کو وہ تینوں چپکے چپکے گئے بشارت کی حویلی کی دیوار پھاندی اور بیلوں کی طرف بڑھنے لگے۔ بشارت کے نوکروں نے انہیں دیکھ لیا اور چور چور کا شور مچانے لگے۔ بشارت نے جو یہ آواز سُنی تو چھت پر سے ہی چوروں کو للکارا۔ بشارت کے پاس کارتوس والی بندوق تھی لیکن اُدھر تھانیدار کے بیٹے بھی پستولوں اور بندوقوں سے مسلح تھے۔ تھانیدار کے منجھلے بیٹے نے گولی چلائی۔ گولی بشارت کے سینہ پر لگی اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔

گاؤں کے اچھے بھلے کھاتے پیتے دیہاتی کے یوں مارے جانے سے گاؤں بھر میں ایک تہلکہ سا مچ گیا۔ تھانیدار نے فضلؔ اور عادلؔ نامی دو نوجوانوں کو قتل اور ڈاکے کی اس واردات میں بغیر کسی ثبوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پکڑ لیا۔ انہیں مار مار کر بے دم کر دیا۔ گاؤں والے جانتے تھے کہ یہ بے گناہ ہیں قصور اصل میں تھانیدار کے اپنے بیٹوں کا ہے لیکن وہ کچھ بھی تو کر نہ سکتے تھے فضلؔ اور عادلؔ کی بوڑھی ماؤں نے تھانیدار کے آگے خدا کے واسطے ڈالے لیکن اُس سنگدل کو رحم نہ آیا۔ قتل کے اس الزام میں فضلؔ اور عادلؔ کو سزائے موت کا حکم سُنایا گیا۔ پھانسی ہوئی اور پھانسی کے بعد ایک بہت بڑے شہتیر سے دونوں کی لاشوں کو اُلٹا لٹکایا گیا تاکہ دوسروں کے لئے باعثِ عبرت ہوں۔ دونوں لاشوں کی آنکھیں کُھلی تھیں اور یُوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ خدا کے حضور ظالم تھانیدار کی ستم ظریفیاں بیان کر رہے ہوں۔

سچ ہے قدرت جب انتقام لینے پر آجائے تو اس کا غضب بہت خوفناک اور اچانک ہوتا ہے۔ آدھی رات کو جبکہ سب لوگ مزے کی نیند سو رہے تھے تھانیدار کا گھر شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔ چیخیں بلند ہو رہی تھیں لیکن کوئی کیونکر خدائی قہر سے اس ظالم خاندان کو بچا سکتا تھا۔ آخر خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ میں جو مظلوموں کی فریاد پر لگائی گئی تھی سب جل کر خاکستر ہو گئے ؎

تشحیذ الاذہان

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا

احمدی بچوں سے خطاب

حالات پر زمانے کے کچھ تو دھیاں کرو
بے فائدہ نہ عمر کو یُوں رائیگاں کرو
شیطان ہے ایک عرصہ سے دُنیا پہ حکمراں
اُٹھو اور اُٹھ کے خاک میں اس کو نہاں کرو
دکھاؤ پھر صحابہؓ سا جوش و خروش تم
دُنیا پہ اپنی قوّتِ بازو عیاں کرو
پھر آزماؤ اپنے ارادوں کی پختگی
پھر تم دِلوں کی طاقت کا امتحاں کرو
دل پھر مخالفینِ احمد کے توڑ دو
پھر دُشمنانِ دین کو تم بے زباں کرو
پھر ریزہ ریزہ کر دو بُتِ شرک و کُفر کو
کفار و مشرکین کو پھر نیم جاں کرو
پھر خاک میں ملا دو یہ سب قصرِ شیطنت[1]
نام و نشاں مٹا کے انہیں بے نشاں کرو
پھر اپنے ساتھ اَور خلائقؔ[2] کو لو ملا
نامہرباں جو ہیں انہیں مہرباں کرو
پھر دشمنوں کو حلقۂ اُلفت میں باندھ لو
جو تم سے لڑ رہے ہیں انہیں ہم زباں کرو
ہاں ہاں اسی حبیبؐ سے پھر دل لگاؤ تم
پھر منعمینؔ[3] کے انعام پاؤ تم

---

[1] شیطان کا محل [2] مخلوق [3] انعام حاصل کرنیوالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دلچسپ سچّا واقعہ

ظہیر احمد باجوہ۔ ربوہ

یہ سردیوں کی ایک رات کا ذکر ہے میں اپنے کمرہ میں مطالعہ میں مصروف تھا۔ گھر کے افراد اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے کہ اچانک مجھے اپنے ساتھ والے کمرے میں جو کہ سامان کا تھا ہلکی سی آواز سُنائی دی۔ مَیں نے توجہ سے سُننے کی کوشش کی تو آواز آنی بند ہو گئی۔ مَیں پھر مطالعہ میں مصروف ہو گیا لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی آواز سُنائی دی۔ یہ آواز آدمی کے چلنے پھرنے کی آواز سے ملتی جُلتی تھی یا پھر ایسی لگتی تھی جیسے کسی چیز کو ٹٹول ٹٹول کر معلوم کیا جا رہا ہو مَیں نے کام چھوڑ کر آواز کی طرف دھیان دیا آواز بدستور آ رہی تھی۔ اَب کی بار میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور مجھے ایسا لگا جیسے اس کمرہ میں چور ہوں۔ اَب کی بار آہستہ آہستہ چلنے پھرنے کی آواز پھر آنے لگی۔ اَب میرا شک یقین میں بدل گیا۔ چور کے خوف سے مَیں سوچے سمجھے بغیر جلدی سے اُٹھا اور سرہانے کے نیچے سے ہاکی لی اور فوراً کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ ایک لمبا تڑنگا آدمی میرے سامنے کھڑا تھا۔ مَیں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً وار کرنے کے لئے ہاکی کو سر کے اُوپر اُٹھایا۔ اس چور کے ہاتھ میں بھی ڈنڈا تھا۔ اس نے بھی مجھ پر وار کرنے کی خاطر ڈنڈا اُٹھایا۔ مَیں نے فوراً خیال کیا کہ اگر اس نے پہل کر دی تو میرا کام تمام ہو جائے گا اِس لئے مجھ سے جتنا جلدی ہو سکا اتنی تیزی سے ہاکی کا وار اس کے سر پر کیا۔ اس نے بھی ایک کاری ضرب لگائی جو میرا سر پھاڑ گئی اس کے بعد کیا ہُوا اس کی مجھے کچھ خبر نہیں۔ مَیں یکلخت بیہوش ہو گیا تھا۔ مَیں نے کراہتے ہوئے جب پہلو بدلا تو سر میں شدید درد محسوس ہوا پھر بھی مَیں نے لیٹے لیٹے حالات کا جائزہ لیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بھائی جان کی گود میں سر رکھے پڑا ہوں اور گھر کے باقی افراد میرے گرد جمع ہیں۔ پوچھنے پر بھائی جان نے بتلایا کہ مجھے چوٹ تو کہیں بھی نہیں لگی۔ مَیں نے اپنے سر میں ٹٹولا تو واقعہ میں صحیح سلامت تھا۔ مَیں اس خوشی میں فوراً اُٹھ بیٹھا۔ بھائی جان نے بڑی بے تابی سے مجھ سے واقعہ کی تفصیل پوچھی۔ مَیں ایک دم کھڑا ہو گیا۔ جب سامنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیوار پر نظر پڑی تو چور چور کہہ کر چیخ نکل گئی مگر گھر والے بھانپ گئے۔ بھائی جان نے مجھے تھام لیا۔ سینے پر ہاتھ رکھا۔ جرأت دلائی اور سمجھایا حقیقت یہ تھی کہ جب مَیں نے دروازہ کھولا تو میرے کمرہ میں جو بتّی جل رہی تھی اُس نے میرا سایہ سامان والے کمرے کی سامنے والی دیوار پر ڈالا۔ سامان والے کمرہ میں اندھیرا تھا مَیں اپنے سایہ کو چور سمجھا اور حواس باختہ ہو کر آناً فاناً ڈنڈا گھمایا۔ ظاہر ہے میرے سایہ نے بھی وہی حرکت کی اور اس کے جوابی وار کو فرض کر لیا کہ میرا سر پھٹ گیا ہے اور مَیں وہم میں ہی بے ہوش ہو گیا۔

بعد ازاں ہم نے کمرہ کو غور سے دیکھا سوائے چوہوں کے جو ہماری آمد سے چھپ گئے تھے کچھ بھی نہ تھا۔

نپولین اور بوڑھا کسان

فرانس کا شہنشاہ نپولین شکار کھیلتے کھیلتے ایک گاؤں میں جا نکلا۔ اس نے ایک کھیت میں ایک بوڑھے کسان کو کام کرتے دیکھا۔ نپولین نے کسان سے پوچھا "بابا! لوگ شہنشاہ سے خوش ہیں یا نہیں؟"

کسان بولا "مَیں نے شہنشاہ کو دیکھا تو نہیں مگر لوگ اس سے خوش نظر آتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں مجھے بڑی مدّت سے اسے دیکھنے کی خواہش ہے۔"

نپولین نے کہا "میرے ساتھ آؤ مَیں تمہاری خواہش پوری کئے دیتا ہوں۔ شہنشاہ یہاں سے تھوڑی دُور ہی کیمپ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔"

بوڑھا کسان خوشی خوشی نپولین کے ساتھ ہو لیا راستے میں بوڑھے نے پوچھا "وہاں دربار لگا ہو گا سب لوگ درباری لباس پہنے ہوں گے مَیں شہنشاہ کو کس طرح پہچانوں گا؟"

نپولین بولا "بابا گھبراؤ نہیں وہاں سب لوگ ٹوپیاں اُتار لیں گے اور جھک جھک کر سلام کریں گے اور جو شخص اس وقت اپنی ٹوپی پہنے رکھے گا بس وہی شہنشاہ ہو گا۔"

جب بوڑھا اور نپولین کیمپ میں پہنچے تو سب لوگ ٹوپیاں اُتار کر آداب بجا لائے۔ نپولین نے کسان سے پوچھا "کیوں بابا شہنشاہ کو پہچانا یا نہیں؟"

کسان نے جواب دیا "نہیں جناب! کیونکہ یہاں صرف مَیں اور آپ ہی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ شہنشاہ آپ ہیں یا مَیں!"

نپولین کھلکھلا کر ہنس پڑا اور بوڑھے کسان کو انعام دے کر رخصت کیا۔

طارق احمد بٹ

——— کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دعا بللہ دلی تمنّا

اے میرے پیارے میرے مُحسن اور میرے مہربان خدا! مجھے کام پُورا کرنے کی صلاحیّت عطا فرما۔ مجھے دینی و دنیوی کاموں میں کامیابی و نصرت عطا فرما۔ میرے ہر اچھے کام میں اپنی برکت و رحمت نازل فرما۔ مجھے نماز و قرآن پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی استطاعت بخش۔ مجھے اپنے نیک اور اچھے بندوں میں شامل کر۔ مجھے دینی و دنیوی تعلیم کا شوقین بنا۔ مجھے ذہین، عقلمند، سمجھ دار، فرمانبردار، نیک، سچّا متّقی اور ایمان دار بنا۔ غرض مجھے ایسی زندگی عطا کر جس میں نیکی کا ہر جُزو پایا جاتا ہو۔ مجھے بُرائی سے اتنا دُور رکھ جتنا کہ تُو نے فردوسِ بریں کو جہنم کے آخری حصّے سے دُور رکھا ہے۔ مجھے والدین کی اطاعت، بزرگوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والا بنا مجھے اسلام و احمدیت کی پُوری خدمت کرنے کا موقع عطا فرما۔ مجھے صحت مند بنا۔ میرے دل و دماغ میں اسلام و احمدیت کی خدمت و محبّت کا جذبہ اور شوق پیدا کر۔ میرے پٹھوں کو نیکی اور بھلائی کی تازہ ہوا پہنچا۔ میرے سینہ کو اسلام کی راہ میں سینہ سپر کر۔ میرے جگر میں اسلامی غیرت کا خون پیدا کر۔ میرے معدہ کو حلال اور پاکیزہ چیزوں سے بھر دے۔ میری آنکھوں کو شرم و حیا اور اسلام کے نُور سے منور کر آمین۔

اے میرے پیارے خدا! میرا جسم تیری راہ اور اسلام و احمدیت کی خاطر وقف ہو۔ میرے مُنہ سے قرآنی آیات، احادیثِ نبوی، اسلامی احکام اور اچھی باتوں کے علاوہ کچھ نہ نکلے۔ میرے ہاتھ پاؤں اسلام کی خاطر کام کرنے کو ہر وقت تیار رہیں۔ اسلام و احمدیت کی خاطر ہر مقابلے اور مباحثے میں مجھے کامیاب و کامران کر۔ میرے مذہب اور فرقے پر کسی قسم کی آنچ نہ آنے دے۔

اے خدا! اسلام و احمدیت کو دُنیا کے چپّے چپّے میں پھیلا دے یہاں تک کہ دوسرے مذاہب کا کوئی نام لیوا نہ رہے۔ عیسائیت پاش پاش ہو جائے یہودیت تباہ و برباد ہو جائے۔ ہندوازم اور سکھ ازم کوئی بھی نہ رہے۔ کمیونسٹ اور باقی مذاہب حرفِ غلط کی طرح مٹ جائیں لیکن میرا پیارا، ہر دلعزیز اور پاک و صاف مذہب ہمیشہ تا قیامت قائم و دائم رہے۔ میرا مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے

(باقی صـ ۲۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزم و ارادہ

عاشق محمد۔ ربوہ

خالد اپنے والدین کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ چار بہن بھائی اس سے چھوٹے تھے۔ اور اس وقت خالد کی عمر بمشکل پندرہ سال ہو گی۔ اس کے والدین کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ مہنگائی نے کمر توڑ رکھی تھی۔ بچوں کی پڑھائی کے اخراجات، گھر کا خرچ کرایہ مکان وغیرہ غرضیکہ ہر طرف خرچ ہی خرچ نظر آتا لیکن اس کے مقابلہ میں آمدن نہ ہونے کے برابر تھی۔ انہیں اپنا اور اپنے چاند جیسے بچوں کا مستقبل تاریک ہوتے دکھائی دے رہا تھا۔ چھوٹے بچے گھر آکر ہر روز ماں کے آگے فریاد کرتے امّی ماسٹر صاحب فیس مانگتے ہیں۔ امّی! کپڑے پھٹ گئے ہیں۔ امّی کاپی ختم ہو چکی ہے، قلم چاہیئے، سیاہی بھی ختم ہے۔ میرا جوتا ٹوٹ گیا ہے نیا لے دیں۔ لیکن ماں کے پاس کچھ ہوتا تو دیتی۔ اس کے پاس تو سوائے چند آنسوؤں کے قطروں کے کچھ بھی نہ تھا اور وہ بھی دن بدن خشک ہوتے جا رہے تھے۔ بس ایک لمبی آہ بھر کر خدا کے حضور سربسجود ہو جاتیں اور رات گئے دعا میں مصروف رہتیں کسی کو ان کی اس حالت پر ترس نہ آتا۔

ایک دن خالد کے آگے سکول کی کتابیں کھلی پڑی تھیں اور وہ خود بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ ایک بوڑھی عورت ان کے گھر میں داخل ہوئی اور گھر میں رکھے سامان کا جائزہ لینے لگی۔

کبھی کہتی فلاں چیز بہت پرانی ہے فلاں کو زنگ لگا ہوا ہے۔ فلاں اتنی قیمت کی نہیں کہ خالد کا خیال اچانک اس طرف گیا۔ بھاگا بھاگا اپنی امّی کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ امّی! آپ یہ چیزیں کیوں بیچ رہی ہیں۔ ماں خاموش رہی۔ آخر وہ ماں کی خاموشی کو سمجھ گیا اور ماں سے کہنے لگا "ماں! ہم احمدی ہیں ہمیں پورا یقین ہے کہ خدا ہماری مدد کو ضرور آئے گا۔ پھر یہ تنگیاں اور تکلیفیں تو عارضی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب تکلیفیں دور کر دے گا آپ یہ سامان ہرگز نہ بیچیں۔ ماں! میں تمہارا بیٹا ہوں اور خدا کے فضل سے احمدی بچہ بھی ہوں۔ احمدی حوصلہ نہیں ہارا کرتے۔ آپ فکر نہ کریں میں صبح سے محنت مزدوری کر کے گھر کا خرچ اور کرایہ مکان ادا کر دوں گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں بیٹے کی ایسی باتیں سُن کر حیران رہ گئی۔ کتنی بلند ہمتی، جوانمردی میرے بیٹے میں ہے۔ کیوں نہ ہو۔ ہمارے ہر احمدی بچّے کے دل میں ایسا ہی جذبہ ہے۔ لیکن بیٹا! ماں خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی مجھے تمہاری آئندہ کی بہت فکر ہے۔ مَیں چاہتی ہوں کہ جس طرح بھی ہو تم کچھ پڑھ لکھ کر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا سہارا بنو اور پھر انہیں بھی پڑھاؤ اور پھر وہ بھی اپنے پیروں پہ کھڑے ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ تمہارے ابّا اور مَیں اَب بوڑھے ہو چکے ہیں اور معلوم نہیں کب ہم خدا کے حضور حاضر ہو جائیں۔

خالد پھر چونکا۔ امّی! نہیں نہیں ایسا نہ کہیں بس! اب آپ میرے لئے دعا کر دیا کریں۔ اگلے دن آذان سے قبل خالد اُٹھا وضو کیا مسجد میں نماز فجر باجماعت ادا کی اور خوب دعا کی۔

تھوڑی دیر بعد خالد کے ہاتھ میں ایک رومال تھا اس میں دو روکھی روٹیاں بندھی تھیں اور وہ کسی مقصد کے لئے شہر کی طرف جا رہا تھا۔

خالد بے چارا جس کے پاس جاتا اُسے چھوٹا سمجھ کر ملازمت دینے سے انکار کر دیا جاتا۔ خالد بھی آخر احمدی ماں باپ کا بیٹا تھا۔ ہمّت نہ ہاری اور یہ شعر آہستہ آہستہ پڑھتا ہوا چلا جا رہا تھا ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

کہ ایک دکان سے آواز آئی خالد! خالد ایک دفعہ پھر چونکا۔ آواز کی جانب دیکھا لیکن اتنی ساری دُکانوں میں بھلا وہ کیسے پہچانتا کہ کس دکان سے آواز آئی ہے۔ اسی کشمکش میں کھڑا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ پھر آواز آئی اور وہ بے اختیار آواز کی جانب چل پڑا۔

یہ ایک احمدی دوست کی کپڑے کی دکان تھی۔ دکان دار نے پوچھا کہ خالد بیٹا! تمہارے ابّا کا کیا حال ہے؟ خالد نے جواب دیا "الحمد للہ اب قدرے طبیعت اچھی تھی آپ دعا کرتے رہا کریں"

کم عمر خالد کے یہ الفاظ انہیں بہت بھلے لگے۔ اچانک ان کی نظر خالد کے ہاتھ میں رومال میں بندھی ہوئی روٹی پر پڑی تو انہوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ خالد کو تو خدا نے موقع دیا۔ اس نے تمام حالات و واقعات سچ سچ بتا دیئے۔ اللہ نے ان کے دِل میں رحم ڈالا اور انہوں نے اسی دن سے اسے دکان میں ۱۰۰ روپے ماہوار پر ملازم رکھ لیا۔

ایک ماہ بعد وہ اپنی ماں کی ہتھیلی پر لاڈ سے ایک ایک نوٹ گِن گِن کر رکھ رہا تھا۔

خالد اس دوران صرف نوکری ہی نہیں کرتا رہا بلکہ ساتھ ساتھ گھر آ کر پڑھتا بھی رہا اور اگلے سال ہی اس نے میٹرک کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ اور ساتھ ملازمت بھی کرتا رہا۔

آخر کار اس جوان ہمّت، وجوان عزم احمدی بچّے نے بی۔ اے کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ اس کے بعد اسے ایک اچھی نوکری بھی مِل گئی۔

اَب اس کے ماں باپ بہن بھائی خوشی خوشی

(باقی صـ ۹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاحیہ

ہم نے تقریر کی

محمد کلیم فاروقی۔ حیدرآباد (سندھ)

عید میلاد النبیؐ کا جلسہ ہونے کو تھا جب ماسٹر صاحب نے پوچھا کہ کون کون تقریر یا نعت میں حصّہ لینا چاہتا ہے تو ہم بھی ڈرتے ڈرتے کھڑے ہو گئے۔ ہمارے بہن بھائی جو ہم سے بڑے ہیں بہت سی تقریروں میں حصّہ لے چکے ہیں۔ ہم نے سوچا کیوں نہ ہم بھی تقریر کر کے ان کو بتا دیں کہ ہم بھی کچھ حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم کھڑے ہوئے اور ہمارا نام لیا گیا عجیب شش و پنج میں گرفتار تھے کہ اتنے بڑے اجتماع میں کیسے تقریر کریں گے۔ ایک دفعہ تو دل میں آیا کہ جا کر اپنا نام کٹوا لیں مگر بے عزّتی کے ڈر سے خاموش رہے۔ ہم گھر آ کر تقریر لکھنے بیٹھے مگر سوال پیدا ہوا کہ کیا لکھیں "کیوں نہ ابّا جان کی کتابوں سے مدد لی جائے" اس خیال کے آتے ہی ہم خوشی سے اُچھل پڑے اور خوشی خوشی ابّا جان کے کمرے میں پہنچے الماری میں سے "سیرت النبیؐ" کتاب نکالی کیونکہ ہم اسی موضوع پر تقریر کرنے والے تھے۔ کتاب نکال کر تقریر لکھنا شروع کر دی حسبِ توفیق تقریر لکھی۔ اب ایک اور مسئلہ ہمارے سامنے تھا وہ تھا تقریر کو یاد کرنا۔ ہم نے طوطے کی طرح تقریر کو رٹنا شروع کر دیا اور آخر کار بڑی مشکل سے آدھی پونی تقریر یاد کر لی۔

جلسے کا دن آیا جب ہم اسکول پہنچے تو جلسہ شروع ہو چکا تھا وہ تو خدا نے خیر کی کہ ہماری باری ابھی بہت دُور تھی ہم بھی مقرروں میں جا کر بیٹھ گئے نیند کی وجہ سے ہماری آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں کیونکہ ہم نے رات بھر تقریر یاد کی تھیں۔ دوسروں کی تقریر ہماری سمجھ میں بالکل نہیں آ رہی تھی۔ ہمارے ذہن میں جھکڑ چل رہے تھے۔ ہماری زبان پر بس ہماری تقریر جاری تھی ہم بار بار اسے دُہرا رہے تھے ہوش ہمیں اس وقت آیا جب صدرِ مجلس ہمارا نام لے کر پکار رہے تھے۔ ہم ڈگمگاتے ہوئے اسٹیج پر پہنچے۔ ہم نے تقریر شروع کی "میرے محترم بزرگو اور میرے عزیز دوستو" یہ کہتے ہوئے ہماری آواز بُری طرح کانپ گئی۔ ہم نے دیکھا کہ کچھ لڑکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیچے مُنہ کر کے ہنس رہے ہیں۔ ہم پریشان تھے کہ اس کے آگے کیا تھا۔ کیونکہ تقریر ہم نے رٹی تھی اور آپ جانتے ہیں کہ رٹنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے ہم نے جلدی سے تقریر کا پرچہ نکالا اور تقریر کرنا شروع کر دی۔ ہمیں کچھ ہوش نہیں تھا کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں۔ ہماری نظر پرچے پر تھی اور ہماری زبان تیزی سے چل رہی تھی۔ خدا خدا کر کے تقریر ختم ہوئی اور ہم اسٹیج سے نیچے آئے۔ دوستوں نے ہماری حالت دیکھ کر خوب مذاق اُڑایا کیونکہ ہم سر سے پاؤں تک پسینے میں نہائے ہوئے تھے۔

وہ دن ہے اور آج کا دن اس کے بعد ہم نے کبھی کسی جلسے میں تقریر نہیں کی۔ اب جب کبھی ماسٹر صاحب کسی جلسہ کے موقع پر تقریر کے لئے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں تو ہم کانپ جاتے ہیں اور جو کھڑا ہوتا ہے اس کو بھی منع کرتے ہیں۔ ہم آپ کو بھی یہی مشورہ دیں گے کہ آپ کبھی کسی جلسہ میں تقریر نہ کریں ؛

بقیہ صـ ۲۱

چنگاڑی اُڑ کر اس پر آ پڑی اور وہ بھی ذرا سی دیر میں راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ گئیں۔

نا اتفاقی کا صلہ یہ ملا کہ ذرا سی کوتاہی سے لسا بسایا گھر تباہ ہو گیا۔

✻

معاملات کی بنیاد

سلطان محمود غزنوی کے دربار میں بڑے بڑے عالم جمع رہتے تھے۔ اسی طرح علمِ نجوم کے ماہرین بھی اس کے دربار میں موجود رہتے مگر سلطان ان نجومیوں سے کسی معاملے میں رائے نہ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ کسی درباری نے کہا کہ علمِ نجوم کے اتنے بڑے بڑے ماہر آپ کے دربار میں جمع ہیں مگر آپ کبھی ان سے کوئی بات نہیں پوچھتے ان کی موجودگی کا کیا فائدہ ؟ سلطان محمود نے جواب دیا کہ ان لوگوں کو صرف اِس لئے رکھا گیا ہے کہ ملک میں ہر علم اور ہر فن کے ماہر موجود رہیں کہ وقت بے وقت کام اٹکا نہ رہے ورنہ میرے معاملات کی بنیاد صرف دو باتوں پر ہے :-

اوّل خدا پر توکل

دوم شریعت کا فتویٰ اور مخلصوں کی رائے۔ (م - ش - ف)

✻

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نااتفاقی کا انجام

(ظہیر احمد باجوہ۔ ربوہ)

ایک چڑا۔ چوہا۔ مکھی کسی مکان میں رہتے تھے۔ تینوں میں بہت دوستی تھی۔ چڑا جنگل سے لکڑیاں لاتا۔ مکھی پانی بھرتی اور چوہا کھانا پکاتا۔ مدت تک تینوں اپنا اپنا کام کرتے رہے۔

ایک دن چڑا لکڑیاں چننے باہر نکلا تو ایک فاختہ اُسے ملی۔ اُس نے سلام کیا اور حال پوچھا۔ چڑے نے کہا میں لکڑیاں لینے آیا ہوں۔ سارا دن لکڑیاں جمع کروں گا اور شام کو گھر لے جاؤں گا۔ میرا دوست چوہا کھانا پکائے گا۔ یہ سنتے ہی فاختہ نے کہا: اری پگلی پڑے تمہاری سمجھ پر تم ایسے خوبصورت پر مذ ہو کر دوسروں کے لئے مصیبت کیوں جھیلتے ہو۔ دیکھو وہ دونوں تو آرام سے گھر بیٹھے رہتے ہیں اور تم یوں مارے مارے پھرتے ہو۔ ان سے اتنا نہیں ہوتا کہ باری باری کام کریں۔ ایک دن چوہا لکڑیاں لائے، دوسرے دن مکھی اور تیسرے دن مکھی۔ یہ کہہ کر بی فاختہ تو اُڑ گئیں، اور یہاں بنے بنائے گھر میں نفاق پڑ گیا۔ چڑا بے وقوف ایسا بگڑا کہ شام کو لکڑیاں لا کر ایک طرف پھینک دیں اور خود مُنہ پھُلا کر ایک کونے میں پڑ رہا۔ چوہے اور مکھی نے کھانا پکایا اور چڑے صاحب کو کھانے کے لئے بُلایا گیا تو اُس نے کہا نہیں صاحب میں نہیں کھاتا۔ مجھ سے یہ روز روز کا دھندا نہیں ہوتا میری جان مُفت کی تھوڑی ہے کہ میں ہی اکیلا سارے کام کروں تم دونوں چین سے گھر بیٹھے رہو۔ خیر بڑی تُو تُو مَیں مَیں کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ کل سے چوہا لکڑیاں لائے مکھی کھانا پکائے اور چڑا پانی بھرے۔ صُبح ہوئی تو مکھی کھانا پکانے کے لئے گھر رہی، چڑا پانی بھرنے کے لئے گیا اور چوہے میاں لکڑیاں لینے چلے گئے مگر ابھی دس قدم بھی نہ چلے ہوں گے کہ ایک بلّی نے انہیں دبوچ لیا۔ چڑے میاں پانی بھرنے گئے تو ان کا پاؤں پھسلا اور وہ کنوئیں میں جا گرے۔ ادھر مکھی نے بچی کھچی لکڑیاں چولہے میں رکھ کر آگ جلائی تو ایک

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے ایمانی سے توبہ

(صفیر احمد تنویر۔ کیلے)

کسی گاؤں میں ایک آدمی رہتا تھا۔ اسکی بیوی اس کی وفات سے پہلے ہی فوت ہو چکی تھی اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک بڑا تھا اور ایک چھوٹا تھا۔ وہ آدمی سارا دن سخت محنت کرتا تھا اور بڑی مشکل کے ساتھ اپنا اور اپنے بیٹوں کا پیٹ پالتا تھا۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ بوڑھا ہو گیا۔ وفات سے پہلے اس نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ بیٹا مل جل کر رہنا۔ مصیبت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ تھوڑے عرصہ بعد باپ فوت ہو گیا اور اس کی وفات کے بعد گھر میں صرف تین چیزیں تھیں ایک بکری، ایک کمبل اور ایک کھرنی کا درخت۔ یہ تمام چیزیں آدھی آدھی بانٹنی تھیں۔

بکری کے متعلق سنیئے۔ بڑے لڑکے نے کہا کہ بکری کا اگلا حصّہ تمہارا اور پچھلا حصّہ میرا چھوٹے نے منظور کر لیا۔ چھوٹا بے چارا سارا دن بکری کو چراتا تھا اور جب شام کو بکری گھر لاتا تو بڑا بھائی دودھ پی لیتا۔ اس گاؤں میں ایک مولوی صاحب بھی تھے انہوں نے اس چھوٹے بچے کو ایک تدبیر بتائی۔ شام کو جب بڑا بھائی بکری کا دودھ پینے لگا تو چھوٹے بھائی نے بکری کو چھیڑنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بکری کا دودھ اچھی طرح نہ پی سکا۔ اس پر بڑے بھائی نے اسے خوب ڈانٹا۔ چھوٹے نے کہا کہ ناراض ہونے کی کوئی بات نہیں معاہدہ کے مطابق بکری کے اگلے حصّہ کا مالک میں ہوں اس لئے اس حصّہ کے ساتھ جیسے میرا جی چاہے گا کروں گا اس پر بڑے بھائی نے کہا کہ میں آدھا دن بکری چرایا کروں گا اور آدھا دودھ بھی تمہیں دوں گا۔

اب کمبل کی بات سنئے؟ بڑے بھائی نے چھوٹے کو کہا کہ دن کے وقت تم کمبل لے لیا کرو اور رات کو میں لے لیا کروں گا۔ چھوٹے بھائی نے جو کمزور بھی تھا بڑے بھائی کی اس بات کو بھی منظور کر لیا۔ بڑا بھائی تو رات کو کمبل اوڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوتا اور سردی سے بچ جاتا لیکن چھوٹا بھائی ساری رات سردی سے ٹھٹھر جاتا۔ جب گاؤں کے مولوی صاحب نے بڑے بھائی کی دوسری بے انصافی دیکھی تو انہوں نے پھر چھوٹے بھائی کو بلایا اور اسے ایک تدبیر بتائی کہ جب شام ہو کمبل کو پانی میں ڈبو دیا کرو چنانچہ اس نے شام کو کمبل پانی میں ڈبو کر رکھ دیا۔ رات کو کمبل لینے کی بڑے بھائی کی باری تھی وہ چھوٹے بھائی سے بہت ناراض ہوا کہ اس نے یہ کیوں کیا اور یہ تنبیہہ کی کہ آئندہ ایسا مت کرنا رات کو دونوں مل کر سویا کریں گے۔ اس پر چھوٹا بھائی رضامند ہو گیا۔

اب رہ گیا درخت اس کے متعلق بڑے بھائی نے یہ طریق اختیار کیا کہ چھوٹے بھائی سے کہا نیچے کا حصّہ تمہارا اور اُوپر کا حصّہ میرا۔ بڑا بھائی تو اُوپر چڑھ کر کھرنیاں کھاتا تھا لیکن چھوٹا بھائی درخت کی حفاظت کرتا تھا اور پانی بھی دیتا تھا اس پر بھی مولوی صاحب نے اسے ایک تدبیر بتائی جب بڑا بھائی کھرنیاں کھا رہا تھا تو چھوٹا بھائی کلہاڑی لے کر جڑ کو کاٹنے لگا۔ اس نے کہا کہ درخت کو مت کاٹو میں گر پڑوں گا اور کہا کہ آئندہ تم بھی کھرنیاں کھا لیا کرنا۔ چھوٹے نے کہا کہ درخت کی حفاظت بھی دونوں کریں گے بڑے نے منظور کر لیا۔ اس پر بڑے بھائی نے بے ایمانی سے توبہ کر لی۔

پس آپ کو بھی چھوٹوں سے پیار کرنا چاہیئے اور نیک بننا چاہیئے ؂

ایک دُعا بلکہ دِلی تمنّا

(بقیہ صـ ۱۶)

اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ ہمیش قائم و دائم، زندہ و تابندہ رکھے۔ آمین ثم آمین۔ احمدیت بھی ایسی جو مبایعین میں سے ہو۔ غیر مبایعین بھی احمدیت کے اصولوں سے دُور جا چکے ہیں بلکہ وہ ان سے ناآشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی حقیقی و سچّی احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب تشحیذی بھائیوں اور بہنوں کو اسلام و احمدیت کا سچّا اور مخلص خادم بنائے اور احمدیت کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

اٰمین ثمّ اٰمین
یا ربّ العالمین

تشحیذ الاذہان
خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خواب دو تعبیریں

مرزا مظفر احمد کریم

پیارے اور عزیز بھائیو بہنو! آؤ آج میں آپ کو عباسی دَور کے مشہور خلیفہ ہارون الرشید کی زندگی سے متعلق ایک نہایت ہی دلچسپ اور نصیحت آموز واقعہ سُناتا ہوں۔

ایک رات عبّاسی دَور کے مشہور خلیفہ ہارون الرشید نے خواب میں دیکھا کہ اس کے مُنہ کے تمام دانت گِر گئے ہیں۔ اتنے ہی میں خلیفہ کی آنکھ کھُل گئی۔ خلیفہ بہت پریشان ہوئے اور سوچنے لگے نہ جانے اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ صُبح ہوتے ہی سب سے قبل خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے کمرۂ خاص میں ایک ماہر تعبیر بتانے والے کو بُلوایا اور اس کے سامنے اپنے رات کے خواب کا ذکر کیا۔ خواب سُن کر اُس نے یہ تعبیر بتائی کہ حضور آپ کے سارے رشتہ دار آپ کے سامنے مریں گے۔ یہ تعبیر سُن کر خلیفہ غصّہ میں آگئے اور اس کو فوراً قید کرنے کا حکم دے دیا۔

پھر خلیفہ ہارون الرشید نے ایک دوسرے ماہر تعبیر بتانے والے کو بُلوایا اور اس کے سامنے اپنی خواب بیان کی۔ خواب سُن کر وہ بولا "حضور بڑا مبارک خواب ہے ماشاء اللہ آپ کے تمام رشتہ داروں میں آپ کی عمر سب سے زیادہ لمبی ہو گی"۔ یہ سُن کر خلیفہ بہت ہی خوش ہوئے اور تعبیر بتانے والے کو انعام و اکرام سے مالا مال کر کے رخصت کیا۔

دیکھا آپ نے پیارے بھائی بہنو! خلیفہ نے کس طرح پہلے شخص کو قید کر دیا اور دوسرے کو انعام دیا حالانکہ دونوں نے تعبیر ایک ہی بتائی تھی مگر بتانے کے انداز میں فرق تھا۔

پس پیارے بھائی بہنو ہمیں بھی چاہیئے کہ جب بھی ہم کسی سے بات کریں تو اس طریقہ سے اس کو تکلیف نہ ہو۔ آپ نے سُنا ہو گا کہ تلوار کا لگا ہوا زخم مُندمل ہو جاتا ہے مگر زبان کا لگا ہوا زخم کبھی بھی مندمل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(مبشّر منظور ــــ بھلوال)

ایک دفعہ کا ذکر ہے جب ہم ہیڈ رسول رہتے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا آم کھانے کو جی چاہ رہا تھا میں نے اور ربا جی (جو مجھ سے تین سال بڑی ہیں اس وقت ہم بچے تھے) نے امّی اور ابّو سے کہا کہ آم کھانے ہیں مگر وہاں ہیڈ رسول میں آم نہیں ملتے تھے تو امّی نے کہا کہ دعا کرو اللہ تعالےٰ آم بھیج دے گا۔ ہم نے دعا شروع کی۔ شام کے وقت ہم نے امّی سے پوچھا امّی کیا آم آگئے ہیں ہم نے تو دعا بہت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی اَور دعا کرو۔ اس عرصہ میں ہم سو گئے۔ صُبح اُٹھے تو امّی سے پھر پوچھا امّی آم آگئے؟ آپ تو کہتی تھیں کہ ابھی آجائیں گے۔ ابھی یہ الفاظ زبان پر ہی تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی ابّو باہر گئے تو ہمارے ایک ملنے والے کے ہاں سے ان کا بڑا لڑکا آم لے کر آیا تھا وہ کہنے لگا کہ رات کو باجی ملتان سے آئی ہیں اور آم لائی ہیں یہ آم امّی نے بھیجے ہیں ہم بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا سُن لی اور آم بھیج دیئے ہیں۔

اِس واقعہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بچّوں کی دعا جلدی اور ضرور سُنتا ہے۔

پس احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور خاص طور پر آج کل جبکہ ہمارے ملک کے حالات بہت خراب ہیں، ہمارے دشمن ہندوستان نے ہمارے ملک کے ایک حصّہ پر قبضہ کر لیا ہے اور ہماری بہت سی فوج اس کی قید میں ہے۔ ہمیں بڑی آہ وزاری کے ساتھ اپنے مولیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہمارے ملک کا حافظ و ناصر ہو اور دشمن کی تمام چالوں کو ناکام و نامراد کر دے۔

اور جو پاکستانی فوجی اور دوسرے لوگ اس وقت دشمن کی قید میں ہیں وہ خیر و عافیت کے ساتھ اپنے بچّوں اور عزیزوں کے پاس جلد واپس آجائیں۔

☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیندوا۔ ایک مکّار درندہ

صُبح ہونے کو تھی۔ جنگل کے تمام جانور اپنی اپنی پیاس بُجھا کر اپنی پناہ گاہوں کا راستہ لے چکے تھے۔ جنگل کا شہنشاہ شیر ایک طویل انگڑائی کے بعد اپنی شکم پُری کا اعلان کر چکا تھا۔ اس لرزہ خیز دھاڑ کے باوجود تمام جانور صرف مطمئن تھے۔ اِس لئے مطمئن تھے کہ وہ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد پیاس بھی بجھا چکا ہے اور اَب کسی جانور پر حملہ نہیں کرے گا۔ مگر یہ کیا؟ یہ ہرن اور بارہ سنگھے وغیرہ اتنے بدحواس ہو کر کیوں بھاگ رہے ہیں؟ اور یہ پیلی پیلی سی چیز بھاگتے ہوئے بارہ سنگھے پر کس طرح آپڑی؟ بارہ سنگھا خون میں لتھڑا پڑا ہے اور اسی کے قریب وہ پیلی سی شئے پھولی ہوئی کھڑی ہے۔ شیر تو پیٹ بھر چکا تھا پھر یہ شرارت کس کمینہ جانور کی ہے؟

یہ تو بور بچّہ ہے جسے تیندوا بھی کہتے ہیں اور جس کی فطرت میں درندگی اور خواہ مخواہ کی چیر پھاڑ ہے۔ پیٹ بھرنے کے بعد بھی وہ خاموش نہیں بیٹھتا۔ دوسرے درندے سرِ شام رات کو شکار کرتے ہیں مگر اس کے لئے رات اور دن سب برابر ہیں۔ آدم خور بور بچّہ شیر سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ شیر بڑا ہی سیدھا اور شریف جانور ہے اور یہ اتنا ہی مکّار۔ درختوں پر بآسانی چڑھ سکتا ہے اور درختوں پر سے گھروں میں اُتر آتا ہے۔ اس کے علاوہ شیر بے چارہ ہمیشہ دن میں آدمیوں کا شکار کرتا ہے مگر یہ رات کی سیاہی سے فائدہ اُٹھا کر غفلت میں انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے۔ شیر یا ببر سے ان ہی لوگوں کو خطرہ ہوتا ہے جن کو جنگل میں جانے کی یا رہنے کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن یہ کم بخت تو بستیوں اور گاؤں میں آکر مصیبت ڈھاتا ہے آدم خور ہوا تو انسان کی خیر نہیں ورنہ مرغا، مرغی، بھیڑ، بکری، ہرن وغیرہ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ پالتو کتّوں کو بھی اس سے پناہ نہیں ملتی۔ اِس لئے کہ کُتّے کا گوشت اسے بے حد پسند ہے ہر فرعونے را موسیٰ کے بمصداق بور بچّہ کے جانی دشمن شیر اور مگرمچھ ہیں تُرس؟ کی پرچھائیں سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بور بچّہ بد کتا ہے اس لئے کہ تڑس اس کے مارے ہوئے جانور پر اس کو بھگا کر قبضہ کر لیتا ہے۔

بور بچّہ بڑا حریص اور بلانوش درندہ ہے۔ جنگلی مرغی، ہرن، مور، گیدڑ، گرگٹ، کیکڑے حتّٰی کہ سانپ بھی کھا جاتا ہے۔ اپنے مارے ہوئے جانور کو تھوڑا سا کھا کر بچا ہوا حصّہ شیر کی طرح وہیں نہیں چھوڑتا بلکہ کسی اُونچے اور گھنے جھاڑ میں کسی محفوظ مقام پر رکھ دیتا ہے اور بار بار کئی دن تک یہی گوشت کھاتا رہتا ہے سڑا گلا گوشت کھانے اور چیرنے پھاڑنے سے اس کے ناخن اور دانت زہریلے ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی انسان کو یہ زخمی کر دے اور فوراً اس کا علاج نہ ہو تو زخم سڑنے لگتا ہے۔

خوفناکی اور ایذا رسانی میں بھی بور بچّہ کا ثانی نہیں۔ بے چارا شیر اس کا قطعی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ شیر کے چھُپنے کا پتہ انسان لگا سکتا ہے لیکن بور بچّہ کا کوئی خاص ٹھکانا نہیں۔ اس کا جسم اور رنگ وغیرہ جنگل کے ماحول کے عین مطابق ہیں اور حملہ میں مددگار ہو جاتے ہیں۔ تھوڑے سے فاصلے سے بھی اس کی موجودگی کا پتہ نہیں چلتا اس لئے یہ جانور انسان کے لئے بڑا خطرناک اور ایذا رساں ہے۔

شیر جیسی قوّت تو خیر اس میں نہیں آسکتی لیکن مکّاری اور چالاکی سے بڑے بڑے معرکے سر کر لیتا ہے۔ بلّی کی جماعت کا کوئی جانور چستی اور چالاکی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے دیکھنے کی، سُننے کی اور سُونگھنے کی قوّت بہت قوی ہے۔ قوّتِ برداشت اور خاموشی اس کی سرشت میں داخل ہیں۔ انتہائی مصیبت اور تکلیف کے وقت بھی آواز نہیں نکالتا اگر بھٹ کے اندر چُھپ جائے تو کوئی طاقت اسے باہر نکلنے پر مجبور نہیں کر سکتی اور اگر درخت پر چڑھ جائے تو اس وقت تک نہیں اُترتا جب تک کہ اسے خطرہ ٹل جانے کا پُورا یقین نہ ہو جائے۔ ایک مشہور شکاری بور بچّہ کے متعلق کہتا ہے کہ "بور بچّہ بہت خاموش رہتا ہے اسے بولتے ہوئے شاید ہی کسی نے سُنا ہو گا اور اس میں اتنی چھوٹی جگہ چُھپ جانے کی صلاحیت ہوتی ہے کہ اس قدو قامت کا دوسرا جانور شاید ہی چُھپ سکے۔"

بور بچّہ اس وقت تک بہادری اور بیوقوفی دکھاتا ہے جب تک کہ تجربہ نہ ہو۔ ایک بار تجربہ اُٹھانے کے بعد بڑی ہوشیاری سے کام لیتا ہے پھر بھی اس کے مزاج کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اس کی ہمّت کے متعلق متضاد واقعات ظاہر ہوتے ہیں۔ بڑا نر بور بچّہ کسی ایسے بڑے بھینسے کو بھی آسانی سے مار لیتا ہے جس پر حملہ کرنے کا شیر نی بھی خیال نہ کرے اور کبھی گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ جنگلی کُتّوں سے بھی ڈرتا ہے انہیں آتا دیکھ کر فوراً درخت پر چڑھ جاتا ہے۔

چھوٹے جانوروں کو ہنستے کھیلتے مار لیتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن بڑے جانوروں کا گلا پکڑ کر لٹک جاتا ہے اور اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ جانور مر نہ جائے۔ پہلے خون چاٹ لیتا ہے پھر بخلاف شیر کے سینے کی طرف سے کھانا شروع کر دیتا ہے بعض بور بچے شیر کا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں اور رانوں کے پاس سے کھانے کی ابتداء کرتے ہیں۔

بور بچہ پانی میں شاذ و نادر ہی اُترتا ہے تیرنا تو کجا جسم گیلا کرنا بھی اسے پسند نہیں۔

شیر، ببر، چیتا وغیرہ رنگ اندھے (COLOUR BLIND) ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ شکار کے لئے رات کو نکلتے ہیں جب کہ ساری کائنات اپنا اصلی رنگ رُوپ کھو کر خاکستری رنگ میں ڈوب جاتی ہے مگر بور بچہ دن میں بھی شکار کرنے سے نہیں چوکتا۔

مختلف علاقوں میں بور بچے کئی طرح کے پائے جاتے ہیں۔ بعض جنگلوں میں سیاہ بور بچے بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہ بور بچہ کی کوئی علیحدہ قسم نہیں ہے کیونکہ بعض اوقات معمولی مادہ بور بچہ کے بچوں میں سے ایک سیاہ بچہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ سیاہ بور بچہ عام رنگ کی بور بچی سے یا سیاہ بور بچی عام رنگ کے بور بچے سے بآسانی میل ملاپ پیدا کر لیتی ہے۔

ہمالیہ پر نو ہزار فٹ کی بلندیوں پر اور کشمیر اور وسط ایشیاء کے پہاڑوں پر بھی سفید بور بچے پائے گئے ہیں جس کو "برف کا تیندوا" (SNOW LEOPARD) کہتے ہیں۔ یہ بے انتہا خوش نما جانور ہے۔ اس کے سفید بالوں بھرے جسم پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں جن کے اطراف نیلے ابر نما حلقے ہوتے ہیں۔ یہ عام بور بچوں سے نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کی خوبصورت کھال بہت قیمتی ہوتی ہے۔ بور بچوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ علاقائی ہوتا ہے۔ یہ ہیں تو بور بچے ہی کی قسم لیکن چیتے سے ان کا کوئی تعلق نہیں اور ان دونوں کو ایک ہی قسم کا کہا جا سکتا ہے۔ چیتا اور بور بچہ بالکل ہی علیحدہ قسم کے جانور ہیں جس طرح شیر اور ببر میں کوئی مطابقت نہیں پائی جاتی اسی طرح چیتا اور بور بچہ میں کوئی مطابقت نہیں سوائے اس کے کہ یہ دونوں بلّی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

تشحیذ الاذہان

کا چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ہے۔

آج ہی پانچ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے سال بھر کے پرچے گھر بیٹھے حاصل کیجئے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُری عادات کا ترک کرنا

بچپن کی عمر انسان کی عمر کا بہت ہی اہم حصّہ ہے۔ اچھی یا بُری عادتیں اسی عمر میں پڑتی ہیں۔ اس عمر میں چونکہ آپ کا علم بھی تھوڑا اور تجربہ بھی تھوڑا ہوتا ہے اِس لئے آپ اچھے اور بُرے میں تمیز نہیں کر سکتے یہ آپ کے بڑوں کا کام ہے کہ آپ کو اچھی اور بُری عادتوں میں فرق سمجھائیں تاکہ آپ بُری عادتوں اور ان کے نقصان سے محفوظ رہ سکیں۔

حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے بچّوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تو بچّے اُکھیڑ کر اُن کی سیپیاں بناتے ہیں لیکن اگر آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گزر جاویں تو باوجودیکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گزرنے پر جوان اور مضبوط ہو جاوے گا لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ جب تک جڑھ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اُس وقت تک اُکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہونے کے بعد دُشوار۔

عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بُری عادات کا اُکھیڑنا اَب آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد انہیں اُکھیڑنا یعنی ان کا ترک کرنا ناممکن ہوگا بعض بچّوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اگر شروع ہی سے اس کو دُور نہ کرو گے تو پھر اس کا دُور کرنا مشکل ہوگا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے۔ پھر عالم فاضل ہو کر بھی اُن سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے۔"

پس بچّوں کو چاہیئے کہ اسی عمر میں اپنے اندر اچھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عادتیں پیدا کریں جو اچھی عادتیں آپ کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں ان میں سے ایک سچ بولنے کی عادت ہے۔

ہر انسان کی زندگی میں ہر روز بہت سے واقعات پیش آتے ہیں اور اُسے دوسروں کے حالات دیکھنے اور سُننے کا موقع ملتا ہے۔ انہی حالات اور واقعات کو ایک دوسرے سے بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ

"ہم جو بات کہیں چاہے اپنی ہو
یا دوسرے کی اُسی قدر بیان کریں
جتنی دیکھی یا سُنی ہے یا اس
طرح سمجھیں کہ جو کچھ دل میں ہو
اُسی کو زبان سے ادا کریں اس
صفت کا نام صدق یعنی سچائی
ہے"

سچ بولنا تمام اخلاقی خوبیوں میں سب سے بڑی خوبی ہے کیونکہ اس سے اَور بہت سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی تاکید فرمائی ہے اور قرآن پاک میں یہ حکم دیا ہے۔

یاایّھا الّذین اٰمنوا اتقوا
اللّٰہ وکونوا مع الصّادقین۔

(التوبہ)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو
اور سچّوں کے ساتھ رہو۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا میں انسانوں کی ہدایت کے لئے جتنے بھی نبی اور رسول آئے سب نے سچ بولنے کی تعلیم دی اور جھوٹ بولنے سے منع کیا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچائی کی خوبیوں کو کثرت سے بیان فرمایا اور سچ بولنے کی بہت تاکید فرمائی۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"کسی شخص کا ایمان اس وقت
تک مکمل نہ ہوگا جب تک وہ
جھوٹ کو بالکل نہ چھوڑ دے
حتّٰی کہ مذاق اور جھگڑے میں بھی"۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:۔

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو
اللہ اور اس کے رسول سے محبّت
ہو یا اللہ اور اس کا رسول اس
سے محبّت کریں تو اسے چاہیئے
کہ ہمیشہ سچ بولے"۔

پس اے احمدی بچّو جھوٹ بولنے کی بُری عادت کو چھوڑ دو اور اپنے دِلوں کو سچائی کے نُور سے روشن کرو تاکہ نہ صرف اِس دنیا میں لوگ ہم کو عزّت کی نظروں سے دیکھیں بلکہ آخرت میں بھی اللہ تعالےٰ کے حضور عزّت کے ساتھ جائیں +

+

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ بھی مسکرائیے

حجام نے ایک گنجے آدمی سے حجامت کے دوگنے پیسے مانگے۔

"بھئی ہم سے دوگنے پیسے کیوں؟"

"جی، آٹھ آنے بال کاٹنے کے اور آٹھ آنے بال ڈھونڈنے کے۔" حجام نے جواب دیا۔

نوکر: (باہر سے) خان صاحب ایک پھیری والا آپ سے ملنا چاہتا ہے۔"

خانصاحب:- کون ہے؟

نوکر:- جناب مونچھوں والا۔

خانصاحب:- اس سے کہہ دو ہمیں مونچھوں کی ضرورت نہیں، وہ پہلے ہی ہمارے پاس موجود ہیں۔

ایک عورت جس کی دُور کی نظر کمزور تھی کھلونوں کی ایک دکان پر کھلونے دیکھ رہی تھی دیکھتے دیکھتے اس نے دُور ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا

"وہ جاپانی گڈا کتنے کا ہے؟"

ملازم:- معاف کیجئے وہ چھوٹے قد کے آدمی ہماری دکان کے مالک ہیں۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

جب پچھلے دنوں بلیک آؤٹ ہوا تو پہلے دن میرا چھوٹا بھائی طارق بستر میں لیٹا ہوا تھا اس نے مجھے بلایا اور کہنے لگا کہ وہ دیکھو آسمان پر کتنی بڑی بتی جل رہی ہے۔ مَیں نے کہا کہاں پر۔ اُس کا اشارہ ایک ستارے کی طرف تھا اور کہنے لگا وہاں پر فوج والے اپنا جہاز کیوں نہیں لے کر جاتے اور اسے بجھا کر کیوں نہیں آتے اس پر ہم سب خوب ہنسے۔

میرا سب سے چھوٹا بھائی ناصر جسے پائلٹ بننے کا بہت شوق ہے ایک مرتبہ مَیں اپنی ممانی کے ساتھ گیند کھیل رہی تھی۔ ممانی وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں۔ مَیں نے ممانی سے کہا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممانی پھر کھیلیں گی۔ اس پر ممانی کہنے لگیں کہ NO PLEASE - ناصر پاس ہی بیٹھا تھا کہنے لگا ہم پولیس نہیں پائلٹ ہیں۔

ایک بار میری امّی نے مجھے کہا کہ جاؤ تم ایک روٹی پکاؤ اور میں چارپائیاں کمرے میں لے آؤں۔ میں روٹی پکانے لگی اور تھوڑی دیر بعد امی آئیں اور مجھے کہا کہ تم اندر جا کر بستر پکاؤ میں روٹی پکاتی ہوں۔

(نعیمہ فرحت۔ کراچی)

جج :- (گواہ سے) تم کہتے ہو کہ یہ واقعہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے حالانکہ تم اس جگہ سے آدھے میل کے فاصلے پر تھے۔ تم کتنی دُور تک بالکل صاف دیکھ سکتے ہو؟

گواہ :- ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل تک

جج :- (حیرت سے) کیا کہتے ہو۔

گواہ :- بالکل ٹھیک کہتا ہوں جناب! سورج ہماری زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دُور ہے اور میں اسے بالکل صاف دیکھ سکتا ہوں۔

(ظہیر احمد باجوہ۔ ربوہ)

اللہ تعالےٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے وعدہ فرمایا کہ

مَیں تیرے ماننے والوں کو دُنیا کے استاد بناؤنگا

پیارے بچّو!

دُنیا کے استاد بننے کے لئے عالی دماغ ہونا

ضروری ہے اور دماغ کو طاقت دینے کے لئے

مقوّی دماغ گولیاں

ازحد مفید ہیں

اچھے طالب علم اور ذہنی کام کرنیوالے

ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں

آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں تاکہ

جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ و ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلنڈر ۱۹۷۲ء

ہجری شمسی سنہ ۱۳۵۱ ہش — ہجری قمری ۹۲-۱۳۹۱ھ

	صلح				جنوری				فروری			
اتوار	۲۳	۱۶	۹	۲	۳۰				۲۷	۲۰	۱۳	۶
پیر	۲۴	۱۷	۱۰	۳	۳۱				۲۸	۲۱	۱۴	۷
منگل	۲۵	۱۸	۱۱	۴	۰				۲۹	۲۲	۱۵	۸
بدھ	۲۶	۱۹	۱۲	۵	۰				۰	۲۳	۱۶	۹
جمعرات	۲۷	۲۰	۱۳	۶	۰				۰	۲۴	۱۷	۱۰
جمعہ	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۰				۰	۲۵	۱۸	۱۱
ہفتہ	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۰				۰	۲۶	۱۹	۱۲
	امان				مارچ				شہادت			
اتوار	۲۶	۱۹	۱۲	۵	۰				۲۳	۱۶	۹	۲
پیر	۲۷	۲۰	۱۳	۶	۰				۲۴	۱۷	۱۰	۳
منگل	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۰				۲۵	۱۸	۱۱	۴
بدھ	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱				۲۶	۱۹	۱۲	۵
جمعرات	۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲				۲۷	۲۰	۱۳	۶
جمعہ	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳				۲۸	۲۱	۱۴	۷
ہفتہ	۰	۲۵	۱۸	۱۱	۴				۲۹	۲۲	۱۵	۸
	ہجرت				مئی				احسان			
اتوار	۲۸	۲۱	۱۴	۷	۰				۲۵	۱۸	۱۱	۴
پیر	۲۹	۲۲	۱۵	۸	۱				۲۶	۱۹	۱۲	۵
منگل	۳۰	۲۳	۱۶	۹	۲				۲۷	۲۰	۱۳	۶
بدھ	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰	۳				۲۸	۲۱	۱۴	۷
جمعرات	۰	۲۵	۱۸	۱۱	۴				۲۹	۲۲	۱۵	۸
جمعہ	۰	۲۶	۱۹	۱۲	۵				۳۰	۲۳	۱۶	۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ				
		وفا		جولائی
اتوار	۲۳	۱۶	۹	۲
پیر	۲۴	۱۷	۱۰	۳
منگل	۲۵	۱۸	۱۱	۴
بدھ	۲۶	۱۹	۱۲	۵
جمعرات	۲۷	۲۰	۱۳	۶
جمعہ	۲۸	۲۱	۱۴	۷
ہفتہ	۲۹	۲۲	۱۵	۸
		تبوک		ستمبر
اتوار	۲۴	۱۷	۱۰	۳
پیر	۲۵	۱۸	۱۱	۴
منگل	۲۶	۱۹	۱۲	۵
بدھ	۲۷	۲۰	۱۳	۶
جمعرات	۲۸	۲۱	۱۴	۷
جمعہ	۲۹	۲۲	۱۵	۸
ہفتہ	۳۰	۲۳	۱۶	۹
		نبوت		نومبر
اتوار	۲۶	۱۹	۱۲	۵
پیر	۲۷	۲۰	۱۳	۶
منگل	۲۸	۲۱	۱۴	۷
بدھ	۲۹	۲۲	۱۵	۸
جمعرات	۳۰	۲۳	۱۶	۹
جمعہ	۰	۲۴	۱۷	۱۰
ہفتہ	۰	۲۵	۱۸	۱۱

ہفتہ				
		ظہور		اگست
اتوار	۲۷	۲۰	۱۳	۶
پیر	۲۸	۲۱	۱۴	۷
منگل	۲۹	۲۲	۱۵	۸
بدھ	۳۰	۲۳	۱۶	۹
جمعرات	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰
جمعہ	۰	۲۵	۱۸	۱۱
ہفتہ	۰	۲۶	۱۹	۱۲
		اخاء		اکتوبر
اتوار	۲۹	۲۲	۱۵	۸
پیر	۳۰	۲۳	۱۶	۹
منگل	۳۱	۲۴	۱۷	۱۰
بدھ	۰	۲۵	۱۸	۱۱
جمعرات	۰	۲۶	۱۹	۱۲
جمعہ	۰	۲۷	۲۰	۱۳
ہفتہ	۰	۲۸	۲۱	۱۴
		فتح		دسمبر
اتوار	۲۴	۱۷	۱۰	۳
پیر	۲۵	۱۸	۱۱	۴
منگل	۲۶	۱۹	۱۲	۵
بدھ	۲۷	۲۰	۱۳	۶
جمعرات	۲۸	۲۱	۱۴	۷
جمعہ	۲۹	۲۲	۱۵	۸
ہفتہ	۳۰	۲۳	۱۶	۹